بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ4فروری 2022ءبیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر جاری ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غزوہ بنو قریظہ میں شرکت فرمائی۔ تاریخ میں ذکر ہے کہ اس غزوہ کیلئے نکلتے وقت حضرت ابو بکر ا ور حضرت عمر نے رسول اللہ صلعم کو مشورہ دیا کہ اگر آپ وہ پشاک پہن لیں جو آپ کو تحفہ میں دی گئی ہے

ا ور جو دنیوی لحاظ سے خوبصورت سمجھی جاتی ہے تو عین ممکن ہے کہ اس کے اثر سے لوگوں کا اسلام کی طرف رجحان ہو۔ رسول اللہ صلعم نے اس مشورہ کو قبول کیا ا ور فرمایا کہ میں ایسی چیز کبھی رد نہیں کرونگا جس پر آپ دونوں کا اتفاق ہو۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ دونوں کی مماثلت فرشتوں میں سے جبرائیل ا ور میکائیل کے ساتھ ا ور انبیاء میں سے حضرت نوح علیہ السلام ا ور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بیان فرمائی ہے۔
صلح حدیبیہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک خواب دیکھا جس میں آپ نے اپنے آپکو خانہ کعبہ کا طوا ف کرتے ہوئے دیکھا۔ اس الٰہی خواب کی بنیاد پر آپ صلعم نے فیصلہ فرمایا کہ آپ ۱۴۰۰ اصحاب کے ساتھ خانہ کعبہ طوا ف کیلئے جائیں گے۔ آپ صلعم کو خبر ملی کہ مکہ کے دشمن آپ کو روکنے کی کوشش کریں گے۔ جب آپ صلعم نے صحابہ سے مشورہ فرمایا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں آگے بڑ ھتے رہنا چاہئے کیونکہ ہماری نیت لڑائی کی نہیں ہے۔ اگر ہم پر حملہ کیاگیا تو ہم اپنا دفاع کریں گے ۔

مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔اس موقع پر مکہ والوں کی طرف سے معاہدہ پر بات چیت کیلئے عروہ نامی شخص رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اس دوران اس نے طنزاً رسول اللہ صلعم سے فرمایا کہ اگر قریش فتحیاب ہو گئے تو آپ صلعم کے اصحاب آپکو چھوڑ دیں گے۔ یہ بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برداشت نہ ہوئی ا ور آپ نے پرزور طریقہ سے اس کو کہاکہ وہ اپنے جھوٹے بتوں کی طرف لوٹ جائے یعنی قریش تو جھوٹے خدا ؤں

کوپوجتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ مسلمان جو سچا ئی پر قائم ہیں ا ور اللہ ا ور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں وہ رسول اللہ صلعم کو چھوڑ دیں۔ چونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کاپہلے سے عروہ پر ایک احسان تھا جو اس نے ابتک نہ لوٹایا تھا اس لئے اس نے آپ کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

حدیبیہ کے معاہدہ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ اس سال مسلمان کعبہ میں داخل نہیں ہونگے۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات ناگوا ر گزری ا ور آپ نے رسول اللہ صلعم سے دریافت فرمایا کہ اگر آپ حق پر   ہیں تو ہم ایسی شرائط کیوں قبول کر رہے ہیں جبکہ آپ نے فرمایا تھا کہ ہم کعبہ جائیں گے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ الہی خواب کی بنیاد پر میں نے یہ نہیں کہاتھا کہ ایسا اسی سال ہو گا ا ور میں یقیناً اللہ کی مرضی پر چلوں گا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی سوا ل حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کیا تو آپ نے بھی وہی جواب دیا

ا ور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سمجھایا کہ رسول اللہ صلعم کے افعال الہی مرضی کے تحت ہیں۔ بعد میں حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ ایسے

سو ال کرنے پر انہیں ندامت ہوئی ا ور اس کی مغفرت کیلئے انہوں نے بہت سی نفلی نیکیاں بجا لائیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ آپ نے حدیبیہ کے معاہدہ پر گواہ کے طور پر دستخط کئے۔